دل کی بات

شہداءِ ختمِ نبوت کی یاد میں

یہ امر شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ انگریز استعمار نے اپنے عہد اقتدار میں اپنی سیاسی اور مذہبی ضرورتوں اور مجبوریوں کے تحت انہیں پروان چڑھایا اور مکمل سرپرستی سے نوازا۔ انگریز کی اس ذریت البغایا نے اسلام اور وطن کو نقصان پہنچانے کے لئے بطور ففتھ کالم کے کام کیا اور ہنوز کر رہے ہیں۔

مجلسِ احرارِ اسلام برصغیر کی واحد عوامی انقلابی دینی جماعت تھی جس نے قادیانیوں کے عوامی سطح پر محاسبہ کی ضرورت کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ اپنے قول و عمل سے اس کا بھرپور مظاہرہ بھی کیا۔ ۱۹۳۴ء میں قادیان سے جس عوامی محاسبے کا آغاز ہوا کاروانِ احرار نے ۱۹۵۳ء کے جاں گداز مرحلہ سے گزر کر ۱۹۷۴ء میں اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قرار دادِ اقلیت کا منظور ہو جانا ملکی تاریخ میں یقیناً ایک غیر معمولی واقعہ تھا جو دراصل ۱۹۵۳ء میں عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے پاکستان کے مسلم لیگی ہلاکوؤں اور چنگیزیوں کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش کرنے والے دس ہزار قدسی صفت فدائینِ ختمِ نبوت کے خون بے گناہی کی پکار کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوا تھا۔

سلام صد ہزاراں سلام، ان شہداء کی مقدس ارواح پر ان کے زندۂ جاوید اجسام پر اور ان کی بے نام و نشان تربتوں پر کہ انہوں نے اللہ کے آخری نبی و رسول ﷺ کی نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے جسموں کے ٹکڑے کرا لئے مگر دنیا کی مختصر سی زندگی پر آخرت کی ابدی زندگی کو ترجیح دی۔ وہ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

اے جان دینے والو محمد کے نام پر
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے
تحریکِ پاک ختمِ نبوت کے عاشقو
واللہ! تم پہ آتشِ دوزخ حرام ہے

مارچ ۱۹۵۳ء میں پاکستان کے مسلم لیگی حکمرانوں، خواجہ ناظم الدین، ممتاز دولتانہ، ڈاکٹر ثانی جنرل اعظم خان نے جس سفاکی، بے دردی اور ظلم سے بے گناہ مسلمانوں کے جسم امپورٹڈ گولیوں سے چھلنی کئے تھے اُسے ظلم کی تاریخ میں کبھی نہیں بھلایا جائے گا۔ مگر آج شہداء ختمِ نبوت کے وارث ان زندہ لاشوں سے پوچھتے ہیں کہ کہاں ہے تمہارا وہ اقتدار، غرور اور حکم جس کے خمار میں بدمست ہو کر تم نے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ آج تمہارا وجود نامسعود نفرت کی علامت بن چکا ہے۔ دنیا کی ذلت کا مشاہدہ تم خود کر چکے اور آخرت کی رسوائی کے لئے ہچکیاں لے رہے ہو اور دین حق پر جاں نثار ہونے والے دنیا میں عزت و شرف سے سرفراز ہوئے اور آخرت میں بھی حیاتِ جاودانی کے وعدۂ حق کے مستحق ٹھہرے۔

ناظم الدین گئے، دولتانے گئے، قادیانی ظفر کے گھرانے گئے
وہ وزارت کے اگلے زمانے گئے، بلبلیں اُڑ گئیں، آشیانے گئے
نام لیکن شہیدوں کے مشہور ہیں
ہمتیں غازیوں کی بدستور ہیں

احرار وفا شعارو! تم شہداء نبوت کے خون کے وارث ہو اس وراثت کا تم پر حق ہے۔ پرچم ختمِ نبوت کو ہمیشہ بلند رکھنا اور غداران ختمِ نبوت کو اپنی عقابی نگاہ میں رکھنا۔ شہداءِ ختمِ نبوت کے پیغام کو گھر گھر پہنچانا تمہارا موروثی فرض ہے۔ خوش قسمت ہو تم کہ آج ربوہ میں شہداءِ ختمِ نبوت کا نعرۂ رستاخیز بلند کر رہے ہو۔ اور ایسا کیوں نہ ہو اس لئے کہ یہ تمہارا

ہی حق ہے۔ تمہارا ہی فرض ہے اور تمہیں ہی زیبا ہے۔

کل بھی مسلم لیگ کی حکمرانی تھی اور آج بھی اُسی کی راجدھانی ہے۔ ماضی میں اُس نے نشۂ اقتدار میں بدمست ہو کر مسلمانوں کو قتل کیا۔ آج اسلام کو قتل کر رہی ہے۔ یہود و نصاریٰ کی تہذیب و ثقافت کو عام کیا جا رہا ہے۔ دینی اقدار کو پامال کیا جا رہا ہے۔ دینداروں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ ہمیں اپنے حکمرانوں سے پہلے کوئی خوش فہمی تھی نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہو گی۔ ہمارے سیاست دان ہوں کہ حکمران سب کے سب دین کی حزبِ اختلاف ہیں۔ اور یہی ان کی قدرِ مشترک ہے۔

دین کا درد رکھنے والوں اور دین کا نام لینے والوں کی ذمہ داریاں پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ متحد و منظم ہو کر دینِ اسلام کے نفاذ و استحکام کی جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ خواہ اس کے لئے ہمیں جاں سے بھی گزرنا پڑے اس سے دریغ نہ کریں۔ دینی کارکن اپنے رجزیہ ترانوں سے پاکستان کی فضاؤں کو گرما دیں اور اس جمود کو توڑتے ہوئے ایک ارتعاش پیدا کر دیں۔ کہ

ہمیں تو رہروؤں کی ٹھوکریں کھانا مگر جانا ہے

آٹھویں ترمیم کا مسئلہ

گزشتہ کئی ماہ سے ہمارے حکمرانوں اور سیاست دانوں نے آئین کی آٹھویں ترمیم کو ملک کا سب سے بڑا مسئلہ بنا رکھا ہے اور اس کے خاتمے کی باتیں زبان زد عام ہیں۔ وجوہات تو بہت ہیں مگر صدر اور وزیر اعظم کے اختیارات میں عدم توازن کو سب سے بڑی وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ کہ اس ترمیم سے صدر مملکت کسی کے سامنے جوابدہ نہیں رہتا جبکہ وہ خود سب کی جواب طلبی کر سکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اصل وجہ یہ نہیں ہے اور سیاسی شاطر قوم کو پھر دھوکہ دے رہے ہیں۔ آٹھویں ترمیم کے خاتمے سے شرعی عدالتوں کا نظام ختم ہو جائے گا۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس متاثر ہو گا۔ اور ضیاء الحق شہید نے اس ترمیم کے ذریعے نفاذ اسلام سے متعلق جتنے آرڈیننس نافذ کئے وہ سب کے سب ختم ہو جائیں گے۔ جو سیاست دان اب اُسے غلط کہہ رہے ہیں۔ ماضی میں انہوں نے ہی اس ترمیم کو اسمبلی میں منظور کیا۔ وہ اگر کل غیر جماعتی اسمبلی کے رکن تھے تو آج جماعتی اسمبلی میں ہیں۔ اسلئے ان کے نزدیک صدر اور وزیر اعظم کوئی مسئلہ نہیں انہیں تو اقتدار کی ٹھنڈی چھاؤں چاہیے۔ اور یہ کام صدر کر دے یا وزیر اعظم اصل مسئلہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے عمل کو ہر سطح پر سبوتاژ کرنا ہے اور بس! آٹھویں ترمیم کے بعض حصوں سے جزوی اختلاف تو ہو سکتا ہے مگر ہم اس کے مکمل خاتمے کو ملک کیلئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔

سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو بھی آخرت کو سدھار گئے۔ ملک کی سیاسی تاریخ میں انہیں ایک شریف اور بے ضرر وزیر اعظم قرار دیا گیا ہے یقیناً وہ اپنی ذاتی حیثیت میں انہی خوبیوں سے متصف تھے اور انہوں نے سیاست میں شرافت کا رویہ اپنا کر سیاسی حلقوں میں عزت و شہرت پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ مگر حکومتی تاریخ کا تجزیہ کرتے وقت اس امر سے انکار کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ خود غیر جماعتی سیاست اور اسمبلی کا حصہ تھے۔ آٹھویں ترمیم کو منظور کرنے اور تحفظ دینے والے تھے انہوں نے جنیوا معاہدہ کر کے افغان جہاد کو سخت نقصان پہنچایا۔ حال ہی میں وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ پاکستان اس وقت پانچ سو ارب روپے کا مقروض ہے جس کا سبب انہوں نے یہ بتایا کہ اخراجات آمدنی سے بہت زیادہ ہیں۔ اخراجات کی فراوانی سے انکار نہیں مگر یہ بات بھی محلِ نظر رہے کہ قرضوں کا لامتناہی سلسلہ بھی مرحوم جونیجو کے دورِ اقتدار میں شروع ہوا جس سے ملک معاشی، اقتصادی اور سیاسی بحران کا شکار ہوا۔ ایک طرف قرضوں کا بوجھ ہے تو دوسری طرف حکمرانوں کی شاہ خرچیاں اور اللے تللے ہیں۔ جن سے یہ بوجھ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ رہا ہے۔ بیروزگاری عام ہو